وقف تو نام ہی قربانی کا ہے۔ماؤں کی اپنے بچوں کی اس نہج پر تربیت کی ضرورت ہے کہ تم نے پڑھ لکھ کر اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لیے پیش کرنا ہےاوراس کے لیے جتنی بھی بڑی سے بڑی قربانی دینی پڑے دینی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے 2018 کے موقع پر 04اگست 2018 بروز ہفتہ مستورات سے خطاب میں واقفین نو کی تربیت کے حوالہ سے خاص طور پر توجہ دلائی اور بعض اہم ہدایات فرمائیں۔ اللہ کرے کہ تمام واقفین نو اوران کے والدین حضور انور کی ان ہدایات پر عمل کرنے والے ہوں۔آمین

"اکثر والدین کا خیال ہے کہ واقفین نو بچوں کو بچپن میں کچھ نہیں کہنا۔جو وہ چاہے کرتے رہیں۔بڑے ہو کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ یہ بڑی غلط سوچ ہے۔آپ نے جب اپنے بچوں کو وقف کیا ہے تو اس دعا کے ساتھ کہ اے اللہ جو بچہ پیدا ہونے والا ہے اسے میں تیرے دین کی خاطر وقف کرتی ہوں۔ یہ دعا اور یہ اظہار خود اس بات کا متقاضی ہے کہ بچے کی تربیت کے لیے زیادہ کوشش کی ضرورت ہے اور اس تربیت کو کامیاب کرنے کے لیے زیادہ دعا کی ضرورت ہے۔ پس وقف نو بچوں کی تو خاص طور پر بچپن سے دینی تربیت کرنے کی ضرورت ہے اخلاقی تربیت کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بڑے ہو کر وہ دوسروں کی نسبت زیادہ ممتاز ہو کر ابھریں اور دنیاوی دلچسپیاں انہیں اپنی طرف نہ کھنچیں۔ان کے اخلاق کے معیار دوسروں سے بلند ہوں نہ یہ کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ بدتمیزی کر رہے ہوں۔ بچے اگر کسی کے گھر جائیں تو گھر والوں کے ناک میں دم کیا ہو۔ بعض مائیں کہہ دیتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا کہ واقف نو بچوں کو کچھ نہیں کہنا ان میں اعتماد پیدا کریں۔ان کا کہنے کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ انہیں بد تمیز بنا دیں۔ تین چار سال کی عمر سے ہی بچے کو پیار سے تربیت کی ضرورت ہے۔ بلاوجہ کی ڈانٹ ڈپٹ جو بعض مائیں اور باپ کرتے ہیں ان کو عادت ہوتی ہے۔اس سے خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے روکا تھا کہ اس طرح نہ کیا کریں اور یہ ہر بچے کے لیے ضروری ہے چاہے وہ واقف نو ہیں یا نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تو اس بات پر بڑی تفصیل سے بیان کیا ہوا ہے کہ ماں باپ بچوں کی بچپن میں صحیح تربیت نہیں کرتے اور جب بچے دوسروں کے گھر جاتے ہیں اور اودھم مچاتے ہیں تو اس کی کوئی حد نہیں ہوتی اور ان گھر والوں کو پریشان کر رہے ہوتے ہیں۔انہوں نے تو بچپن سے تربیت کی طرف توجہ دلائی تھی خاص طور پر واقفین نو کو انہوں نے کہا تھا کہ اگر بچے کو گھر میں ہی اخلاق سکھائے ہوں اور غیر ضروری اچھل کود اور صوفوں اور چیزوں کو خراب کرنے سے منع کیا ہو تو دوسرے گھر جا کر وہ کبھی ایسی حرکتیں نہ کریں۔بڑی تفصیل سے انہوں نے یہ باتیں بیان کی ہیں۔پس یہ ان ماں باپ کی جہالت ہے جو یہ کہتے ہیں کہ بچے کو کچھ نہیں کہنا۔اگر وقف نو بچے کی صحیح تربیت نہیں کرنی اور اسے بچپن سے ہی برائی اور اچھائی

کی تمیز نہیں سکھائی اور بچوں پر زیادہ سختی کرنی ہے تو ایک تو آپس میں بہن بھائیوں میں اس وجہ سے Jealousy اور غلط سوچ پیدا ہو رہی ہوگی اور دوسرے اگر بچے رد عمل نہ بھی دکھائیں اور ماں باپ کی روک ٹوک سے تربیت حاصل کر لیں تو تب بھی دوسرے بچے جو ہیں جن کو روکا ٹوکا جاتا ہے وہ وقف نو بچوں سے زیادہ بہتر ہو جائیں گے اور جماعت کو تو ایسے بچوں کی ضرورت ہے نہ کہ وقف نو کا ٹائٹل لگا کر پھر یہ بداخلاق اور بیکار واقفین نو کی جماعت پیدا کرنا یہ جماعت کے کسی کام نہیں آسکتے۔ پس مائیں اپنے وقف نو بچوں کی ایسی اٹھان کریں کہ وہ دین کے علم کے لحاظ سے بھی۔ دنیاوی علم کے لحاظ سے بھی۔ اور اخلاق کے معیار کے لحاظ سے بھی اعلیٰ معیار تک پہنچیں۔ اس وقت دنیا میں ساٹھ ہزار سے بھی زیادہ واقفین نو بچے ہیں۔ بہت سے بیس سال کی عمر سے اوپر ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو میڈیسن اور دوسرے پیشہ وارانہ مضامین میں پڑھ کر میدان عمل میں آگئے ہیں۔ کام کر رہے ہیں۔ لیکن ان لوگوں نے باقاعدہ طور پر جماعت کو اپنی خدمات پیش نہیں کیں۔ ہمارے ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور باوجود واقفین نو ڈاکٹروں کے ہم اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکے۔ اسی طرح بعض دوسرے پیشے ہیں۔ ایسے وقف نو کا جماعت کو کیا فائدہ۔ بعض آتے بھی ہیں پھر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں کہ الاؤنس کم ہے، جماعت کم الاؤنس دیتی ہے۔ وقف تو نام ہی قربانی کا ہے۔ ماؤں کی اپنے بچوں کی اس نہج پر تربیت کی ضرورت ہے کہ تم نے پڑھ لکھ کر اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کرنا ہے اور اس کے لئے جتنی بھی بڑی قربانی دینی پڑے دینی ہے۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ماؤں نے اپنے بچوں کے وقف کرنے کے عہد کو نبھایا ہے۔ ورنہ ایک ظاہری امتیاز ہے وقف نو اور غیر وقف نو بچے کا جس کا جماعت کو کوئی فائدہ نہیں ہے پس ان باتوں کی ماں باپ کو ضرورت ہے کہ اس سلسلہ میں خاص کوشش کریں اور جماعتی ضروریات کو پورا کرنے کی روح اپنے بچوں میں پیدا کریں۔ انہیں وقف کی اہمیت کا احساس دلائیں۔ ورنہ کسی معاملے میں بھی وقف نو بچے سپیشل نہیں ہیں کہ سپیشل ہونے کے نام پر ان کی تربیت ہی نہ کی جائے۔ سپیشل ہونے کی خصوصیات کا دو سال پہلے میں نے کینیڈا کے خطبہ میں ذکر کیا تھا اس کو سامنے رکھیں اور اسے لائحہ عمل بنا کر بچوں کی تربیت کریں۔" (خطاب جلسہ سالانہ یوکے مورخہ 04 اگست 2018)

نوٹ: (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اکتوبر 2016 بابت واقفین نو سے بھی بھرپور استفادہ کی درخواست ہے)

(وکالت وقف نو تحریک جدید۔ ربوہ)